سحری اور روزے کی نیت سے متعلق معاشرے میں رائج غلطیوں کی اصلاح
کے لیے ایک اہم اور مفید رسالہ

سحری کے فضائل واحکام

مع روزے کی نیت کے اہم مسائل

دینِ اسلام کے کسی بھی حکم پر عمل کرنے سے پہلے اس کے بارے میں علم کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے، کیوں کہ عمل کی درستی علم ہی پر موقوف ہے، جب تک کسی بات سے متعلق صحیح علم حاصل نہ ہو تو اس پر ٹھیک طرح عمل ہر گز نہیں ہو سکتا، اس لیے یہ اصولی بات یاد رکھیے کہ فضائل کا حصول عمل پر موقوف ہے اور عمل کی درستی علم پر موقوف ہے، اس لیے پہلے سیکھیے پھر عمل کیجیے!!

مبین الرّحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی
03362579499

انتساب:

اپنی عظیم

مادرِ علمی

جامعہ دارالعلوم کراچی

کے نام

جس کی آغوش میں

تفقّہ اور اعتدال کا

عظیم درس سننے

اور سمجھنے کو ملا۔

اللہ تعالیٰ

سلامت رکھے

تا قیامت رکھے!!

سحری کے فضائل واحکام

سحری کی فضیلت:

سحری کھانا سنت اور باعثِ برکت ہے، حضور ﷺ نے سحری کرنے کی ترغیب دی ہے، اس لیے سحری کا اہتمام ہونا چاہیے، اس سے روزہ رکھنے میں قوت بھی رہتی ہے، اگر دل نہ بھی چاہے تب بھی کچھ نہ کچھ کھا پی لینا چاہیے، بھلے پانی ہی پی لے تب بھی کافی ہے، لیکن اگر کسی نے نہار منہ ہی روزہ رکھ لیا تب بھی درست ہے۔

(صحیح البخاری حدیث:1923، مسند احمد حدیث:11086، ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، مراقی الفلاح، بہشتی زیور)

سحری بند کرنے کا آخری وقت کون سا ہے؟

سحری بند کرنے کا آخری وقت کون سا ہے؟ اس حوالے سے بہت سے لوگ لاعلمی کا شکار ہیں اور اسی لاعلمی کا نتیجہ ہے کہ وہ زندگی بھر غلطی میں مبتلا رہتے ہیں اور ان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ اس غلطی کی وجہ سے ان کے روزے درست ہی نہیں ہوتے۔ ظاہر ہے کہ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک شخص روزے رکھتا رہے لیکن اس کی اپنی ہی غلطیوں کے نتیجے میں اس کے یہ روزے شریعت کی نگاہ میں درست نہ ہوں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس اہم مسئلے سے بھی آگاہی حاصل کرے تاکہ وہ غلطی سے محفوظ ہوسکے۔ آیئے قرآن وسنت کی روشنی میں اس اہم مسئلے کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ غلط فہمیوں اور شبہات کا ازالہ ہوسکے۔

سحری کا وقت رات ہی ہے:

قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ سحری کا وقت رات ہی کو ہے کہ جب تک رات ہے تو سحری کی جاسکتی ہے، لیکن جیسے ہی رات ختم ہوجائے تو سحری کا وقت بھی ختم ہوجاتا ہے، اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی رات ختم ہوجاتی ہے اور دن شروع ہوجاتا ہے۔ اس بات کو قرآن وسنت اور دیگر شرعی دلائل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

۱) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سحری اور افطاری سے متعلق فرماتے ہیں کہ:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ. (سورۃ البقرۃ آیت: ۱۸۷)

ترجمہ: اور اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہوکر تم پر واضح (نہ) ہوجائے، اس کے بعد رات آنے تک روزے پورے کرو۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رات کو سیاہ دھاگے، جبکہ صبح صادق کو سفید دھاگے سے تشبیہ دی ہے اور کھانے پینے کی آخری حد بھی بیان فرمادی ہے کہ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک صبح صادق طلوع نہ ہوجائے، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ کھانا پینا رات ہی کو درست ہے، اور جب صبح صادق طلوع ہوجائے تو اس کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔ اس آیت سے سحری کا

آخری وقت بخوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ سحری رات ہی کو بند کرنی ضروری ہے،اور اس سے یہ اہم مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ سحری بند کرنے کا تعلق صبح صادق کے ساتھ ہے نہ کہ اذان کے ساتھ ،جس کا مطلب یہ ہے کہ اذان بھلے نہ ہوئی ہو لیکن صبح صادق ہوچکی ہو تو اس کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

سحری کھانے کا آخری وقت :

حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ:اس آیت میں رات کی تاریکی کو سیاہ خط، اور صبح کی روشنی کو سفید خط کی مثال سے بتلا کر روزہ شروع ہونے اور کھانا پینا حرام ہوجانے کا صحیح وقت متعین فرمادیا، اور اس میں اِفراط و تفریط کے احتمالات کو ختم کرنے کے لیے "حَتّٰی یَتَبَیَّنَ" کا لفظ بڑھادیا، جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ نہ تو وہمی مزاج لوگوں کی طرح صبح صادق سے کچھ پہلے ہی کھانے پینے وغیرہ کو حرام سمجھو اور نہ ایسی بے فکری اختیار کرو کہ صبح کی روشنی کا یقین ہوجانے کے باوجود کھاتے پیتے رہو، بلکہ کھانے پینے اور روزہ کے درمیان حدِ فاصل صبح صادق کا تیقّن ہے،اس تیقّن سے پہلے کھانے پینے کو حرام سمجھنا درست نہیں، اور تیقّن کے بعد کھانے پینے میں مشغول رہنا بھی حرام اور روزے کے لیے مُفسِد ہے اگرچہ ایک ہی منٹ کے لیے ہو۔ سحری کھانے میں وُسعت اور گنجائش صرف اسی وقت تک ہے جب تک صبح صادق کا یقین نہ ہو۔ بعض صحابہ کرام کے ایسے واقعات کو بعض کہنے والوں نے اس طرح بیان کیا کہ سحری کھاتے ہوئے صبح ہوگئی اور وہ بے پروائی سے کھاتے رہے، یہ اسی پر مبنی تھا کہ صبح کا یقین نہیں ہوا تھا اس لیے کہنے والوں کی جلد بازی سے متاثر نہیں ہوئے۔ (معارف القرآن)

۲) خود نبی کریم ﷺ نے بھی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ سیاہ دھاگے سے مراد رات کی تاریکی ہے جبکہ سفید دھاگے سے مراد دن کی روشنی ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

في صحيح البخاري:

٤٥١٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ؟ أَهُمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

وفي صحيح مسلم:

٢٥٨٥: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ «حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ» قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ: عِقَالاً أَبْيَضَ وَعِقَالاً أَسْوَدَ، أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ».

۳) اسی طرح صحیح مسلم حدیث: ۲۵۸۷ میں ہے کہ سیاہ دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے مراد دن ہے۔

۲۵۸۷: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِي وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: «وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ» قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الأَبْيَضَ فَلاَ يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدَ ذَلِكَ «مِنَ الْفَجْرِ» فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

اس آیت اور احادیث سے یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ سحری بند کرنے کا صحیح وقت رات کو ہے نہ کہ دن کو۔

۴) اس آیت کو امت کے جمہور اہلِ علم نے ایک متفقہ اصول قرار دیا ہے، اور یہی جمہور اہلِ علم کا مذہب ہے کہ سحری بند کرنے کا تعلق رات سے ہے نہ کہ دن سے، اور صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھانا ناجائز ہے، جیسا کہ حضرت علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وذهب الجمهور إلى امتناع السحور بطلوع الفجر وهو قول الأئمة الأربعة وعامة فقهاء الأمصار.

کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھانا ناجائز ہے، یہی چاروں ائمہ کرام اور دیگر فقہائے عظام کا مذہب ہے۔(حاشیۃ ابن القیم علی سنن ابی داود)

۵) سورۃ البقرہ کی اسی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ. (سورۃ البقرۃ آیت: ۱۸۷)

ترجمہ: تمھارے لیے روزے کی رات کو اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری جائز قرار دی گئی ہے۔

اس آیت میں جب اللہ نے روزے کی رات کو بیوی کے ساتھ ہمبستری کی اجازت دی ہے تو گویا کہ کھانے پینے کی اجازت بھی رات ہی کو ہے، جیسا کہ دن کو ہمبستری کی اجازت نہیں دی اسی طرح کھانے پینے کی اجازت بھی نہیں ہے، اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ رات صبح صادق تک ہی ہوتی ہے، صبح صادق کے بعد تو دن شروع ہو جاتا ہے۔

۶) روزہ در حقیقت صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور روزہ توڑنے والے امور سے بچنے کا نام ہے۔(رد المحتار)
اس لیے صبح صادق ہوتے ہی روزہ شروع ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص صبح صادق ہو جانے کے بعد کچھ کھاتا پیتا ہے تو وہ در حقیقت دن ہی کو کھاتا پیتا ہے حالاں کہ دن روزے کے لیے ہے نہ کہ کھانے پینے کے لیے، تو گویا کہ روزے کی حقیقت اور تعریف اس میں نہیں پائی گئی تو یہ روزہ ہوا ہی نہیں۔

7) مجدّدِ ملت شیخ الاسلام حضرت اقدس مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

صبح صادق کے بعد اگر ایک منٹ بھی مزید کھالیا تو روزہ فاسد ہے۔(فتاویٰ عثمانی 188/2)

اذان کے دوران سحری بند کرنے سے متعلق ایک حدیث اور اس کی صحیح تاویل:

جہاں تک سنن ابی داود کی اُس حدیث کا تعلق ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے بلکہ اپنی ضرورت پوری کرلے“۔ تو موجودہ دور میں اس حدیث کو لے کر بعض حضرات یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ فجر کی اذان کے دوران بھی سحری بند کی جاسکتی ہے، تو اس حوالے سے چند باتیں سمجھنے کی ہیں:

۱: اس حدیث شریف کا ایسا مطلب بیان کرنا کہ جو قرآن وسنت کے واضح اصول اور دیگر دلائل کے خلاف ہو یا ان کے مابین باہمی ٹکراؤ کی صورت پیدا کرے، ظاہر ہے کہ یہ ہرگز درست نہیں، اور نہ ہی یہ شریعت کا تقاضا ہوسکتا ہے۔

۲: خصوصًا جب کہ اس حدیث میں کوئی بھی ایسا لفظ نہیں ہے کہ جس سے واضح طور پر یہ معلوم ہورہا ہو کہ اس حدیث کا تعلق سحری بند کرنے کے ساتھ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اس سے سحری ہی مراد لینا کسی طرح درست نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ جمہور اہلِ علم نے اس حدیث سے یہ معنی مراد لیا ہی نہیں کہ صبح صادق کے بعد اذان کے دوران یا اس کے بعد بھی سحری بند کی جاسکتی ہے، بلکہ اہلِ علم نے اس حدیث کے متعدد معانی بیان فرمائے ہیں، تاکہ اس حدیث شریف کا قرآن کے واضح اصول اور دیگر احادیث سے باہمی ٹکراؤ بھی پیدا نہ ہو اور حدیث کا صحیح مطلب بھی واضح ہوسکے، یہی وجہ ہے کہ بعض اہلِ علم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے بلکہ اپنی ضرورت پوری کرلے“، یعنی اذان ہوجانے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اذان کی وجہ سے عام کھانا پینا چھوڑ دے اور اذان کا جواب دے بلکہ وہ اس دوران بھی کھا پی سکتا ہے، گویا کہ یہ حدیث عام اذان سے متعلق ہے۔ (ماہِ رمضان کے فضائل واحکام)

۳: اگر یہ بات تسلیم کرلی جائے کہ اس حدیث کا تعلق سحری کے ساتھ ہے تو ایسی صورت میں امام بیہقی رحمہ اللہ جمہور اہلِ علم کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمہور اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا تعلق اُس اذان کے ساتھ ہے جو کہ صبح صادق سے پہلے دی گئی ہو۔ (زجاجۃ المصابیح) کیوں کہ حضور اقدس ﷺ کے مبارک دور میں دو اذانیں دینے کا رواج رہا: ایک صبح صادق سے پہلے جو کہ حضرت بلال دیتے تھے، اور دوسری صبح صادق کے بعد جو کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم دیتے تھے، جس کا ذکر متعدد احادیث میں آیا ہے، اور جب صبح صادق سے پہلے بھی ایک اذان دی جانے کا رواج تھا تو ایسی صورت حال میں بھی حضور اقدس ﷺ نے سحری کا صحیح وقت واضح فرمایا تاکہ لوگ کہیں غلطی میں مبتلا نہ ہوں، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ:

أَنَّ بِلالا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تسمعوا تأذين ابْن أُمِّ مَكْتُومٍ۔
(صحيح مسلم حديث: ١٠٩٢)

کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک ابن ام مکتوم کی اذان نہ ہوجائے، (کیوں کہ وہ فجر کے بعد اذان دیتے تھے۔)

اسی طرح صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں بھی یہی مضمون آیا ہے کہ:

لا يغرنكم نداء بلال ولا هذا البياض حتى يبدو الفجر۔ (حديث: ١٠٩٤)

کہ تمہیں بلال کی اذان اور صبح کاذب کہیں غلطی میں نہ ڈال دیں یہاں تک کہ فجر طلوع نہ ہوجائے۔

(نوٹ: صبح صادق سے کچھ لمحات پہلے ایک روشنی سی نمودار ہوتی ہے جو عمودی شکل میں ہوتی ہے، جس سے یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ صبح صادق ہو چکی ہے لیکن چند ہی لمحوں بعد وہ غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہا جاتا ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ سنن ابی داود کی اس حدیث شریف کا صحیح مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ اذان مراد ہے جو کہ صبح صادق سے پہلے دی جاتی تھی کہ جب یہ اذان ہو جائے اور تمہارے ہاتھ میں برتن ہو تو تم اس کو نہ رکھو بلکہ اپنی حاجت پوری کر لیا کرو، کیوں کہ ابھی تک صبح ہوئی ہی نہیں ہے۔

یہ مطلب مراد لینے کے بعد حدیث کا صحیح مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے اور قرآن و حدیث میں باہمی ٹکراؤ کی صورت بھی پیدا نہیں ہوتی۔

سحری میں تاخیر افضل ہونے کی وضاحت:

احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا بڑی فضیلت کی بات ہے۔ (صحیح ابن حبان حدیث: ۱۷۷۰)

اس سے بعض حضرات کو یہ شبہ ہوا ہے کہ صبح صادق کے بعد اور اذان کے ساتھ بھی سحری بند کر سکتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث شریف بھی پیش کرتے ہیں، تو اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ احادیث کی رُو سے سحری میں تاخیر کرنا افضل ہے لیکن اس کا یہ تو مطلب نہیں کہ سحری میں اتنی تاخیر کی جائے کہ صبح صادق ہی طلوع ہو جائے، اس کی متعدد وجوہات ہیں:

۱: تاخیر سے سحری کرنے کا یہ مطلب قرآن وسنت سے کہیں ثابت نہیں کہ صبح صادق کے بعد بھی کھایا پیا جائے، بلکہ قرآن وسنت سے اس کے برعکس یہی معلوم ہوتا ہے کہ سحری کا وقت رات ہی کو ہے، اس لیے سحری رات ہی کو بند کرنی ضروری ہے۔

۲: جب تاخیر سے سحری کرنا افضل ہے تو ظاہر ہے کہ تاخیر کی کوئی حدّ بھی تو ہوگی، کیوں کہ اگر تاخیر کی کوئی حد مقرر نہ ہو تو پھر ایک آدمی صبح سورج نکلنے کے بعد کھا پی کر یہ کہہ سکتا ہے کہ سحری میں تاخیر افضل ہے، تو ظاہر ہے کہ اس کی اس بات کو کون تسلیم کر سکتا ہے؟؟ اس لیے اس تاخیر کی بھی ایک حد ہے، اور وہ حد یہی ہے کہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے تک آپ کھا پی سکتے ہیں، اس کے بعد نہیں، اور یہ حد قرآن وسنت کے واضح دلائل سے ثابت ہے، جیسا کہ تفصیل بیان ہو چکی۔

۳: احادیث سے جو یہ بات ثابت ہے کہ تاخیر سے سحری کرنا افضل ہے اس کا معنی یہ ہے کہ بعض لوگ صبح صادق سے ڈھائی تین گھنٹے پہلے یا آدھی رات ہی کو سحری سے فارغ ہو جاتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے لیکن بہتر اور زیادہ فضیلت کی بات یہ ہے کہ صبح صادق طلوع ہونے کے قریب قریب سحری کرے اور جب رات ختم ہونے لگے تو صبح صادق سے پہلے پہلے سحری بند کر لے۔

مذکورہ تفصیل کی روشنی میں سحری کے احکام

سحری کا وقت رات ہی کو ہے:

جب صبح صادق طلوع ہونے کا وقت قریب آتا ہے اور رات ختم ہونے لگتی ہے تو رات ختم ہونے سے پہلے پہلے سحری

بند کرلینی ضروری ہے، کیوں کہ سحری کا وقت رات کو ہے نہ کہ صبح کو، اس لیے جو لوگ صبح صادق کا وقت داخل ہو جانے کے بعد بھی کھاتے پیتے ہیں ان کا روزہ ہر گز درست نہیں۔ (اعلاء السنن، ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، فتاویٰ عثمانی)

فجر کی اذان کے دوران سحری بند کرنے کا حکم:

بعض حضرات فجر کی اذان کے دوران بھی کھاتے پیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک اذان ختم نہ ہو جائے اس وقت تک سحری کا وقت باقی رہتا ہے، یاد رہے کہ یہ کھلی غلطی ہے، کیوں کہ اذان صبح صادق طلوع ہو جانے کے بعد ہوتی ہے جبکہ سحری رات ہی کو بند کرنی ضروری ہے، اس لیے جو لوگ اذان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں وہ درحقیقت رات کے بجائے صبح کو سحری بند کر رہے ہوتے ہیں حالاں کہ اوپر تفصیل سے معلوم ہو چکا کہ سحری کا وقت رات ہی کو ہے نہ کہ دن، اس لیے ایسے حضرات کا روزہ ہر گز درست نہیں۔

سحری بند کرنے میں فجر کی اذان کا کوئی اعتبار نہیں:

اس سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ سحری بند کرنے میں اصل اعتبار اذان کا نہیں بلکہ صبح صادق کا ہے کہ جب صبح صادق طلوع ہو جائے اس کے بعد کھانے پینے سے روزہ ہو تا ہی نہیں، اگرچہ اذان نہیں ہوئی ہو، کیوں کہ اذان تو صبح صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح بعض مساجد میں صبح صادق سے پہلے ہی فجر کی اذان دے دیتے ہیں، ایسی صورت میں بھی اصل اعتبار صبح صادق ہی کا ہوگا کہ اگرچہ اذان ہو چکی ہو لیکن چوں کہ صبح صادق طلوع نہیں ہوا ہو تا اس لیے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے تک سحری کھانا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ماہِ رمضان کے فضائل واحکام)

تنبیہ: بہتر یہ ہے کہ صبح صادق طلوع ہونے سے چند منٹ پہلے روزہ بند کر لیا جائے تاکہ احتیاط رہے۔

جنابت کی حالت میں روزہ رکھنے کا حکم:

جنابت کی حالت میں بھی روزہ رکھنا درست ہے، اگر کسی شخص کو سحری کے وقت غسل کرنے کی حاجت ہو تو بہتر تو یہ ہے کہ غسل کر کے سحری کرلے، لیکن اگر غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو منہ ہاتھ دھو کر سحری کرلے، اور غسل بعد میں کرلے اگرچہ یہ غسل صبح صادق طلوع ہو جانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (ردالمحتار، ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، مراقی الفلاح)

روزے کی نیت کے مسائل

روزے کے لیے نیت کا حکم:

روزے کے لیے نیت فرض ہے، بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوتا۔ (ردالمحتار، مراقی الفلاح)

نیت کی حقیقت:

نیت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے کہ دل میں یہ نیت ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیت کا تعلق دل ہی کے ساتھ ہے اور حقیقی نیت دل ہی کی ہوا کرتی ہے، اس لیے دل میں نیت کرلی تو یہ بھی کافی ہے۔

زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بھی درست ہے لیکن ضروری نہیں۔اگر کوئی شخص دل ہی میں نیت کرلیتا ہے اور زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہیں کرتا تو یہ بالکل جائز ہے۔(ردالمحتار،ماہِ رمضان کے فضائل واحکام،فتاویٰ رحیمیہ)

عربی زبان میں نیت کرنے کا حکم:

نیت کے الفاظ ہر شخص اپنی اپنی زبان میں بھی ادا کرسکتا ہے،اسی طرح نیت عربی میں کرنا بھی درست ہے لیکن ضروری نہیں۔

عوام میں مشہور عربی نیت کا حکم:

آج کل عوام میں نیت کے یہ الفاظ مشہور ہیں:''وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهرِ رَمَضَانَ''، حتی کہ بعض لوگ تو اس کو سحری کی دعا سمجھتے ہیں بلکہ کیلینڈر،پمپلٹ اور دیگر چیزوں کے ذریعے اس کی اشاعت کا اہتمام بھی کرتے ہیں،یاد رہے کہ یہ سحری کی دعا تو ہرگز نہیں،البتہ ان الفاظ کے ساتھ نیت کرنا درست تو ہے لیکن یہ الفاظ قرآن وسنت سے ثابت نہیں،اس لیے ان الفاظ کو سنت یا ضروری نہ سمجھا جائے۔اسی طرح اس کی اشاعت کا اس قدر اہتمام بھی ایک بے بنیاد بات ہے،اس سے بڑی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں،لوگ صحیح مسئلے سے ناواقف رہتے ہیں۔(ماہِ رمضان کے فضائل واحکام)

نیت کب تک کی جاسکتی ہے؟

نصف النہار شرعی: ''نصف النہار'' کا معنیٰ ہے: آدھا دن۔ صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک پورے دن کا جتنا بھی وقت ہے اس کے آدھے وقت کو ''نصف النہار شرعی'' کہتے ہیں،یعنی شریعت کی نگاہ میں آدھا دن یہیں تک ہوتا ہے۔

(ردالمحتار،ماہِ رمضان کے فضائل واحکام،مراقی الفلاح)

رمضان کے روزے کی نیت رات سے بھی درست ہے اور سحری کے وقت یعنی صبح صادق سے پہلے بھی درست ہے،البتہ جس شخص نے سحری کے وقت بھی نیت نہیں کی یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت داخل ہوگیا تو وہ ''نصف النہار شرعی'' سے پہلے پہلے روزے کی نیت کرسکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ صبح صادق طلوع ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو۔اسی طرح وہ حضرات جو سحری سے رہ جاتے ہوں اور صبح صادق کے بعد ہی بیدار ہو جاتے ہوں تو ان کے لیے بھی اتنی سہولت ہے کہ وہ ''نصف النہار شرعی'' سے پہلے پہلے نیت کرکے روزہ رکھ لیا کریں اس شرط کے ساتھ کہ صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، فتاویٰ رحیمیہ، مراقی الفلاح مع نور الایضاح، بہشتی زیور)

6: جس شخص نے ''نصف النہار شرعی'' تک بھی نیت نہیں کی تو اس کے بعد اس کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں،اب اس کے ذمے اس روزے کی قضا رکھنا ضروری ہے،اور ایسا شخص اس دن دیگر روزہ داروں کی طرح افطار تک کچھ کھائے پیے گا بھی نہیں۔

(ماہِ رمضان کے فضائل واحکام)

رمضان 2018 میں کراچی کے لیے ''نصف النہار شرعی'' کا وقت:

اس سال (یعنی 2018ء/1439ھ کے) رمضان المبارک میں کراچی کے لیے ''نصف النہار شرعی'' کا وقت تقریبا پونے بارہ (11:45) بجے تک ہے،یعنی اس سے پہلے پہلے نیت کرسکتے ہیں۔

(یادرہے کہ زوال کو ''نصف النہار عرفی'' کہتے ہیں، رمضان کے روزے کی نیت میں اس کا اعتبار نہیں بلکہ نصف النہار شرعی کا اعتبار ہے۔)

نفلی، قضا اور کفارے کے روزوں کی نیت کب تک کی جاسکتی ہے؟

یہی حکم نفلی روزوں کا بھی ہے کہ اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو تو نصف النہار شرعی سے پہلے تک ان کی نیت درست ہے، البتہ قضا اور کفارے کے روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرنی ضروری ہے، اگر کسی نے صبح صادق سے پہلے نیت نہیں کی تو صبح صادق کے بعد ان روزوں کی نیت معتبر نہیں۔ (ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، بہشتی زیور، ردالمحتار)

سحری اور افطاری سے متعلق نہایت ہی قیمتی اور اہم مشورے:

1: بہترین صورت یہ ہے کہ سحر وافطار کے اوقات سے متعلق اپنے شہر کا کوئی مستند نقشہ اپنے پاس رکھا جائے، پھر اسی نقشے کا اعتبار کرتے ہوئے سحر وافطار کا اہتمام کیا جائے کہ نقشے میں جو صبح صادق کا وقت لکھا ہوتا ہے اس سے پہلے روزہ بند کرلیا جائے، اور جو مغرب کا وقت لکھا ہوتا ہے اس سے پہلے ہرگز افطاری نہ کی جائے، ان باتوں پر عمل کرکے غلطی سے حفاظت ہوسکتی ہے۔ سحر وافطار کے اوقات معلوم کرنے کے لیے دیگر معتبر نقشوں کی طرح جامعہ دار العلوم کراچی کی تحقیق سے شائع ہونے والا ''دائمی نقشہ اوقاتِ نماز وسحر وافطار'' بھی ایک مستند اور بہترین نقشہ ہے، اگر کسی کو اپنے شہر کے اعتبار سے یہ نقشہ میسر آجائے تو اس کو اپنے پاس رکھنے کا اہتمام کرے، بصورتِ دیگر کسی بھی معتبر نقشے سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔

2: بعض مساجد کی گھڑیاں پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق نہیں ہوتیں، جس کی وجہ سے متعدد خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اس لیے مساجد کی گھڑیاں پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق رکھنی چاہییے، اور عوام کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی گھڑیاں پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق کرلیں کیوں کہ نقشے اسی معیاری وقت کے مطابق ہی بنائے جاتے ہیں۔

3: مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ سحری میں صبح صادق شروع ہونے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے سائرن وغیرہ کے ذریعے اطلاع دینے کی صورت اختیار کی جائے اور عوام کو مطلع کیا جائے کہ سحری بند ہونے سے پانچ منٹ پہلے سائرن وغیرہ کے ذریعے اطلاع دی جائے گی، اس طرح جب سائرن وغیرہ کا اہتمام ہوگا تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ سحری پانچ منٹ کے اندر اندر بند کرلینی ہے، اس سے عوام کے روزے محفوظ ہوسکیں گے۔